Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل یبشر بہ عسی ان یکون مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۴۴ | ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ - ۶ ہجرت ۱۳۵۹ہش - ۶ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۰۲

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

الہامِ الٰہی کے تابعین کی عقل کا ممد و معاون خدا کا کلام ہے

اس لئے وہ ثابت شدہ صداقت میں وہمیوں کی طرح شک کر کے بیہودہ وساوس میں نہیں پڑتے

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرہ - ۳)

ترجمہ: یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جس شخص کو ایک ذرہ سی بصیرت بھی حاصل ہے وہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب سلسلہ تحقیق اور تدقیق کا اس حد تک پہنچ جائے کہ حقیقت واقعی بکلی منکشف ہو جائے اور چاروں طرف سے دلائل واضحہ اور شواہد قاطعہ آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے نکل آویں تو امر تنقیح اور تفتیش کا وہیں ختم ہو جاتا ہے اور طالب حق کو اسی جگہ مضبوطی سے قدم مارنا پڑتا ہے اور انسان کو بجز ماننے اس کے کچھ بن نہیں پڑتا اور خود ظاہر ہے کہ جب مکمل ثبوت ہاتھ میں آ گیا اور ہر ایک گوشہ امر مبحوث عنہ کا صبح صادق کی طرح کھل گیا اور حق الامر کا چہرہ بکمال صفائی نمودار ہو گیا تو پھر کیوں دانشمند اور صحیح الحواس انسان اس میں شک کرے اور کیا وجہ کہ سلیم العقل انسان کا دل پھر بھی اس پر تسلی نہ پکڑے۔ ہاں جب تک امکان غلطی باقی ہے اور یہ صفائی تمام انکشاف نہیں ہوا تب تک غور اور فکر کا گھوڑا آگے سے آگے دوڑتا ہے اور نظر ثانی در نظر ثانی ہوتی ہے یہ کہ ثابت شدہ صداقت میں بھی وہمیوں کی طرح شک کر کے بیہودہ وساوس میں پڑ جائیں اس کا نام خیالات کی ترقی نہیں۔ یہ تو مادہ سودا کی ترقی ہے۔ جس شخص پر ایک امر کے جواز یا عدم جواز کی نسبت حال واقعی اظہر من الشمس ہو گیا تو پھر کیا وہ مدہوش یا دیوانہ ہے کہ باوصف اس انکشاف تام کے پھر بھی اپنے دل میں یہ سوال کرے کہ شاید جس امر کو میں ناجائز سمجھتا ہوں وہ جائز ہی ہو۔ یا جس کو میں جائز قرار دیتا ہوں وہ حقیقت میں ناجائز ہو۔ البتہ ایسے سوالات اس وقت پیش آ سکتے تھے اور ایسے وساوس اس حالت میں دلوں میں اٹھ سکتے تھے۔ کہ جب سارا مدار قیاسات عقلیہ پر ہوتا اور عقل انسانی ..... اپنے دوسرے رفیق کے اتفاق اور اشتمال سے محروم اور بے نصیب ہوتی۔ لیکن الہام حقیقی کے تابعین کی عقل ایسی غریب اور بے کس نہیں بلکہ اس کا ممد و معاون خدا کا کلام کامل ہے جو سلسلہ تحقیقات کو اپنے مرکز اصلی تک پہنچاتا ہے اور مرتبہ یقین اور معرفت کا بخشتا ہے کہ جس کے آگے قدم رکھنے کی گنجائش ہی نہیں۔"

(تفسیر سورۂ بقرہ صفحہ ۳-۴)

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۵ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔ گردوں کا انفکشن ہے اور ضعف ہے۔

احباب جماعت اپنی شبانہ روز دعاؤں کا سلسلہ پورے تواتر اور التزام سے جاری رکھیں اور آخر شب کی نماز کی ادائیگی اور اس میں حضور کی دعاؤں کا اہتمام کریں کہ شافی مطلق اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں شفا دے۔ آمین

- محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نظارت اشاعت و تصنیف کی طبیعت گزشتہ دنوں دفتر میں کام کرتے ہوئے خراب ہو گئی۔ مولانا صاحب کو فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا۔ مولانا صاحب دل کے مریض ہیں۔ انکی طبیعت کچھ بہتر ہوئی ہے ـــــ مولانا موصوف بہت قدیمی مخلص خادم سلسلہ ہیں اور سلسلہ کے جید عالم ہیں۔ ... احباب کرام کیلئے دعا فرمائیں۔

- خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت خورشید کا نکاح مورخہ ۲۵ اپریل کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے عزیزم کیپٹن ظفر محمود ملک صاحب ابن محترم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ستار بخش صاحب ملک آف اسلام آباد کے ہمراہ ۵۰ بعوض ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ عزیزہ نصرت خورشید محترم شیخ سلامت علی صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت مرحوم درویش قادیان کی نواسی ہے۔ اور عزیز ظفر محمود ملک محترم سید محمد اشرف شاہ صاحب کے نواسے ہیں

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل (ریٹائرڈ) ۲ دارالرحمت وسطی ربوہ

- میرے والد صاحب چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ مشرقی افریقہ کا ہرنیا کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بتاریخ ۳۰ اپریل ہوا ہے۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ البتہ کمزوری زیادہ ہے۔ اس سے قبل بھی ان کا دو دفعہ یہی اپریشن ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ چوہدری ظفر اللہ احمدی

- مکرم گیانی عباد اللہ صاحب منیجر الفضل جو آج کل میامی امریکہ میں مقیم ہیں نے خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ۲۱ اپریل کو غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے ان کی بائیں طرف کی دو پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ پلستر لگا دیا گیا ہے۔ تکلیف بہت ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ گیانی صاحب موصوف کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

(منیر احمد۔ کارکن دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قواعد ادائیگی حقوقِ تعلیمی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس تعلیمی پالیسی کا اعلان اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر، خطبات جمعہ، اور مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء میں فرمایا ہے اس کی روشنی میں مندرجہ ذیل قواعد ترتیب دیئے گئے ہیں:۔

۱۔ اس وظائف "ادائیگی حقوق" طلباء و طالبات کا اجراء ۱۹۸۰ء سے ہوگا۔

۲۔ وظائف کا فیصلہ طلباء و طالبات کی تعلیمی کارکردگی اور ان کے والدین کی اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا اور صرف اسی قدر امداد دی جائے گی جو کسی طالب علم کے حالات اور درجہ تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہوگی۔

۳۔ درخواست امیدوار اور اس کے والد کی طرف سے مطبوعہ فارم پر متعلقہ امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ وصول کی جائے گی۔

۴۔ صرف انہی امیدواروں کی درخواستیں قابل غور ہوں گی جنہوں نے:۔

الف:۔ کوئی تعلیمی سال ضائع نہ کیا ہو (سوائے معقول استثناء کے)

ب:۔ محکمہ تعلیم، بورڈ یا یونیورسٹی کے سالانہ امتحان میں کم از کم ساٹھ فی صد نمبر لئے ہوں۔ اور

ج:۔ ان امتحانوں میں علی الترتیب اوپر کی تین سو (پرائمری اور مڈل کے وظیفہ کے امتحان میں)، یا دو سو (میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں)، یا بیس (یونیورسٹی کے امتحان (بی۔ اے۔ بی ایس سی میں) اور سات (ایم۔ اے، ایم ایس سی کے امتحان میں) پوزیشنز میں سے کوئی پوزیشن حاصل کی ہو۔

۵۔ وظائف کی کل رقم کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ ہوگی۔ جو امتیازی فہرست (MERIT LIST) کی بنیاد پر سب سے زیادہ مستحق امیدواروں میں اس طرح تقسیم کی جائے گی کہ ان کے ایک تعلیمی سال کا خرچ پورا ہو سکے۔

نمونہ درخواست فارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درخواست برائے وظیفہ ادائیگی حقوق تعلیمی

I تعلیمی سال: _____

(i) نام طالب علم/طالبہ .....

(ii) نام والد .....

(iii) مستقل پتہ:۔ گاؤں .....

ڈاکخانہ ..... تحصیل ..... ضلع .....

والد کا پتہ:۔ گاؤں ..... ڈاکخانہ .....

تحصیل ..... ضلع .....

اس حصہ کو دفتر پُر کرے گا
نمبر .....
تاریخ وصولی .....

II کوائف تعلیمی:۔ (جہاں تک ممکن ہو سکے آخری پاس کردہ امتحان تک یہ کوائف درج ہونے چاہئیں)

(i) کورس جس میں داخلہ لینا مقصود ہے:۔

(ii) تعلیمی ادارہ جس میں داخلہ لینا مقصود ہے:۔

(iii) سابقہ تعلیمی ریکارڈ:۔

درجہ تعلیم	تعلیمی ادارے۔ بورڈ یا یونیورسٹی کا نام	کل نمبر	نمبر حاصل کردہ	پوزیشن	امتحان پاس کرنیکا سال
(A) پرائمری وظیفہ کا امتحان					
(B) مڈل " "					
(C) میٹرک					
(D) انٹرمیڈیٹ الف					
ب					
(E) ڈگری الف					
ب					
(F) پوسٹ گریجوایٹ					

نوٹ:۔ الف اور ب اور ج وہ یونیورسٹیوں کے لئے ہیں جن میں ہر سال امتحان بورڈ یا یونیورسٹی کی طرف سے لیا جاتا ہے۔

(iv) کیا طالب علم / طالبہ فی الوقت کوئی وظیفہ حاصل کر رہا / رہی ہے۔ یا کوئی وظیفہ متوقع ہے:۔ .....

وظیفہ کی مالیت:۔ .....

نوٹ:۔ اسناد اور مضمون وار نمبروں کی مصدقہ نقول لف کی جائیں۔

III والد کے مالی کوائف

(i) آمد زرعی زمین سے	
(ii) آمد پیشہ ورانہ	
(iii) آمد بصورت تنخواہ والا ڈنس	
(iv) آمد پنشن سے (بشمول کمیوٹیڈ حصہ)	
(v) آمد دیگر ذرائع سے	
(vi) آمد کل ذرائع سے	
میزان	

کوئی خصوصی مالی ذمہ داری:۔ .....

IV کوائف خاندانی (متعلقہ)

نام	عمر	پیشہ	شادی شدہ/غیر شادی شدہ	سالانہ آمد
(i) بیٹے مع عمر و پیشہ				
(1)				
(2)				
(3)				
(ii) بیٹیاں مع عمر و پیشہ				
(1)				
(2)				
(3)				

V (a) کل تعلیمی اخراجات کی تفصیل کیا ہے؟ .....

(b) طالب علم/طالبہ کے والد کتنی رقم ماہوار خرچ کر سکتے ہیں؟ .....

(c) دیگر ذرائع مثلاً سرکاری وظیفہ یا دیگر رشتہ داروں کی امداد سے کس قدر اخراجات پورے ہوں گے۔ .....

(d) مرکز سے کس قدر رقم ماہوار کا مطالبہ ہے؟ .....

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا کوائف بالکل درست ہیں:۔

تصدیق

..... دستخط والد .....

نام و مکمل پتہ .....

امیر متعلقہ / پریذیڈنٹ .....

تاریخ ..... دستخط طالب علم / طالبہ .....

نوٹ:۔ یہ درخواست طالب علم / طالبہ کے والد کی طرف سے آنی چاہیئے۔ جس پر طالب علم / طالبہ کے دستخط ضروری ہیں۔

VI دفتری کارروائی

سفارش نظارت تعلیم / مقرر کردہ کمیٹی: .....

.....

آخری فیصلہ: .....

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تحریک ○ ایک انقلاب

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں اور الٰہی سلسلوں کے جلو میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے نیک پاک اور مقرب بندوں کو ان کی راہنمائی اور دستگیری کے لئے قائم فرماتا رہتا ہے۔ ہمارے اس دور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ خلق کے لئے مامور فرمایا۔ اپنی تائید و نصرت سے سرفراز فرمایا۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو آپ نے ایک جماعت کی بنیاد ڈالی اور عہدِ بیعت لیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی وفات ہوئی اور اس دن تک یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی پذیر رہی۔ آپ کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ اسی طرح منازلِ ترقی طے کرتا چلا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے چھ سالہ دورِ خلافت اور حضرت المصلح الموعودؓ کی نصف صدی سے زائد کے زریں عہدِ خلافت میں جماعت احمدیہ اکنافِ عالم میں پھیلتی چلی گئی جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا اور حضورؑ نے فرمایا تھا:۔

"خدا تعالیٰ نے بار بار مجھے خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا ..... اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۲)

حضرت المصلح الموعودؓ نے غلبۂ اسلام کے لئے جو جدوجہد کی اور جس طرح جماعت احمدیہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا اور اس سلسلہ میں جو لائحہ ہائے عمل و فکر مرتب فرمائے ان میں سے ایک مہتم بالشان تحریک (جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضورؓ کے دل میں ڈالی گئی) تحریک جدید ہے۔ یہ تحریک اس قدر دور رس اور عظیم الشان نتائج پر منتج ہوئی کہ جماعت کی کایا پلٹ گئی

آج سے ۴۶ سال قبل ۱۹۳۴ء میں اس مبارک تحریک کا آغاز کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

یہ تحریک انیس ۱۹ مطالبات پر مشتمل ہے اور حضرت مصلح موعودؓ نے تمام جماعت کو ان مطالبات پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی۔

یہ وہ لائحہ عمل یا منشور تھا جس پر جماعت نے عمل کیا اور اس پروگرام پر گامزن ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی۔ اس مبارک تحریک کی حسین و جمیل داستان جرأت و بسالت، جذبوں اور بے مثال ایثار اور قربانیوں کا ایک مرقع ہے نصف صدی کے عرصہ پر محیط ہے اور اس کی تفصیل ایک دفتر طویل ہے۔

اس تحریک سے پہلے بھی برصغیر کے علاوہ بیرونی ممالک میں اصلاح و ارشاد اور دعوۃ و تبلیغ کی داغ بیل ڈالی جا چکی تھی۔ لیکن ۱۹۳۴ء کے بعد تحریک جدید کے نئے پروگرام کے تحت اسلام کا پیغام ایک موثر، منظم اور منضبط طریق پر دنیا کے ہر ملک میں پہنچانے کی ابتداء کی گئی اور ایک بہت بڑے پراجیکٹ کا آغاز ہوا۔ یہ کام اس قدر وسیع تھا کہ اس کے لئے ایک چھوٹی سی جماعت کی مساعی کو دنیا والوں نے کوئی وقعت نہ دی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو نوازا اور شدہ شدہ ایسے حالات پیدا ہونے شروع ہو گئے کہ جن سے اسلام کی طرف دیگر مذاہب والوں کا رجحان بڑھتا چلا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ جماعت کو تکمیل پر تلقین فرماتے رہے۔ ۱۹۵۴ء میں آپ نے فرمایا:۔

"ابھی تک دنیا میں ایک ارب اسی کروڑ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو یا تو اسلام سے متنفر ہیں یا اس کے دشمن ہیں۔ کم از کم ان میں سے ایک حصہ ایسا ہے کہ جن تک ابھی تک اسلام کے متعلق کوئی بات نہیں پہنچی۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۴ء)

اسی خطبہ میں فرمایا:۔

"اس وقت ایک بہت بڑا طوفان آیا ہوا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت پر پردے ڈال دیئے گئے ہیں۔ اگر تمہارے پاس وہ کتابیں رکھی جائیں۔ یا تمہیں پڑھ کر سنائی جائیں جو یورپ اور امریکہ میں اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک سنگدل سے سنگدل مسلمان کی بھی چیخیں نکل جائیں۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۴ء)

برصغیر کے اندر کی حالت بھی کم و بیش ایسی ہی تھی کہ اسلام کے نام لیوا تو بہت تھے لیکن تبلیغ و اشاعت اسلام کی طرف توجہ نہ تھی۔ بلکہ اگر کسی نے کوئی ایسی تحریک چلانے کی کوشش بھی کی تو وہ بوجوہ پنپ نہ سکی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی یہ مبارک تحریک ——— تحریک جدید ——— کا قیام بھی اپنے پیچھے ایک حیرت انگیز اور دلچسپ داستان رکھتا ہے اور یہ کوئی نئی داستان نہیں بلکہ ہمیشہ سے الٰہی سلسلوں۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں اور مقدس و بابرکت مصالح پر مشتمل تحریکوں سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے اور ہر زمانہ میں مختلف [illegible] سے مخالف و معاند [illegible]

کے درپے رہے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایسی متعدد امثلہ بیان فرمائی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر بھی اسی پرانی اور فرسودہ طریق کو اپنایا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے عہد میں یہ انداز اور تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے دور میں کسی قدر مختلف ہے۔ جوں جوں جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی گئی۔ مخالفت بڑھتی چلی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے عہد خلافت میں بھی پورے زور کے ساتھ اس الٰہی سلسلہ کو بزعم خویش نابود کرنے کی بھرپور کوششیں کی گئیں۔ گویا سر دھڑ کی بازی لگا دی گئی جس کی تفصیل میں جانا ہمارا کام نہیں۔

حضرت المصلح الموعودؓ کی دور رس نگاہ نے منشاء خداوندی کے تحت تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور تحریک جدید کے ۱۹ نکات پر مشتمل جو منشور جماعت کے سامنے رکھا۔ وہ وقت کی ایک اہم ضرورت تھی اور جماعت نے اس پر آمنا و صدقنا کہا اور دامے درمے قدمے سخنے اس پر عمل پیرا ہو گئی۔ ان ۱۹ نکات میں وقفِ زندگی، مالی قربانی۔ سادہ زندگی۔ ہاتھ سے کام کرنا۔ ممالک بیرون میں تبلیغ اور تمدن اسلامی کے قیام جیسے مطالبات بھی تھے جس کے نتیجہ میں چند ہی سال میں اس قدر فنڈ اکٹھا ہو گیا کہ مختلف ممالک میں جماعت کے مشن کھلنے لگے۔ مساجد کی تعمیر ہوئی۔ قرآن کریم کے تراجم دنیا کی مختلف زبانوں میں ہونے لگے۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر اب تک اس مبارک و بابرکت تحریک کی بدولت جماعت کے لاکھوں جاں نثاروں نے اس الٰہی تحریک میں حصہ لے کر اپنے اموال سے امریکہ، کینیڈا، انگلستان، جرمنی، سپین۔ انڈونیشیا۔ جزائر فیجی و ماریشس ملائشیا۔ ڈنمارک، سویڈن، جاپان اور افریقی ممالک میں مراکز اور مساجد قائم کرنے کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور سرکردگی میں غلبۂ اسلام کی یہ بابرکت و مقدس تحریک قرآن کریم کے الفاظ میں کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ کا مصداق بن گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے افضال اور اس کے احسانات اور اس کے پیارے محبوبوں کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور ہر آنے والا دن اس کے نمو کا شاہد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بابرکت تحریک سے جہاں تبلیغی مساعی اور کاوشوں میں معتدبہ اضافہ ہوا وہاں جماعت کی تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اخلاقی، تمدنی اور اقتصادی زندگی میں بھی ایک عظیم الشان انقلاب آیا۔ بہت سی اسلامی اقدار کو فروغ ملا اور متعدد غیر ترقی پذیر فضول رسوم کا قلع قمع ہوا جو عرصہ دراز سے ہمارے معاشرہ کو دیمک کی طرح چاٹ رہی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ"

یعنی اب ہم چھوٹے جہاد (یعنی تلوار کے جہاد) سے فارغ ہو کر بڑے جہاد (مراد اخلاقی اور روحانی تربیت کے جہاد) کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

اسی ارشاد مبارک میں جہاد بالسیف یعنی تلوار کے جہاد کو جہاد اصغر اور اخلاقی و روحانی تربیت اور نفس کے جہاد کو جہاد اکبر قرار دیا گیا ہے اور تلوار کے استعمال کی اجازت صرف اس صورت میں دی گئی ہے جبکہ دشمن تلوار کے زور سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کرے۔ ورنہ اسلام کا اصل بنیادی نظریہ یہی ہے کہ پرامن ذرائع تبلیغ و اشاعت کو بروئے کار لا کر علمی و روحانی طور پر دلوں کو فتح کیا جائے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جونہی غزوات سے فراغت پائی۔ مسلمانوں میں یہ اعلان فرما دیا کہ اس فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے جہاد اکبر یعنی نفس کے جہاد، علمی جہاد اور جماعتی تربیت کے جہاد میں مصروف ہو جانا چاہیئے جو ہمارا اصل [illegible]

اور تحریک جہاد کا نقطۂ مرکزی مالی قربانیوں کے علاوہ یہ جہاد اکبر بھی ہے جو [illegible] جماعتی تربیت اور [illegible] ہے اور وہ نکات [illegible] تحریک جدید کے 19 [illegible] کی شکل میں جماعت کے سامنے [illegible] جن میں سادہ زندگی کو شعار بنانا بھی ہے۔ سادہ زندگی اپنے اندر [illegible] معانی رکھتی ہے۔ ہر انسان کے [illegible] معاشرتی حالات کے تحت اس کا [illegible] نماز سے ہوتا ہے اور

لیا اوقات یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ اسراف، نمود و نمائش یا رسوم و بدعات کے زمرہ میں نہیں آتا بلکہ یہ تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ اگر فلاں نے فلاں کیا ہے تو ہم بھی کریں گے۔ بعض اپنی جان کی خاطر بعض برادری کی خاطر۔ بعض اپنی ناک اونچی رکھنے کی خاطر اور بعض محض یہ دکھانے کے لئے کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں۔ بہت سی بے جا رسوم۔ بدعات اور اسراف کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں اور اس طرح نہ صرف زیر بار ہوتے بلکہ قال اللہ اور قال الرسولؐ کی صریحاً خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں جبکہ دس شرائط بیعت میں بہت زیادہ اہمیت قال اللہ و قال الرسولؐ پر عمل پیرا ہونے کو دی گئی ہے۔ چھٹی شرط بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے والے ہر ایک فرد سے یہ عہد لیا ہے اور خلفائے جماعت بھی وہی عہد لیتے ہیں:-

"ششم یہ کہ وہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسولؐ کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

جیسا کہ ابتداء میں بیان کیا جا چکا ہے کہ الٰہی جماعتوں سے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک چلا آتا ہے کہ وہ ان کی رہنمائی اور دستگیری کے لئے اپنے نیک اور مقرب بندے مقرر فرماتا رہتا ہے جو ہر قدم پر ان کے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہماری جماعت پر اللہ تعالیٰ کے ان گنت احسانات میں سے یہ ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس رحیم و کریم نے ہماری دستگیری کے لئے اور ہماری راہنمائی کے لئے ایک ایسی راہنما ہستی مقرر فرما دی ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہمارا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اور ہمارے لئے موجب تسکین و راحت و آرام ہے۔ ہر دم وہ ہستی ہماری ترقی۔ کامیابی، کامرانی اور فلاح کے لئے کوشاں ہے۔ وہ مبارک اور پیارا وجود یہ دیکھ ہی نہیں سکتا کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی کوئی ایسا کام کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ارشاد کے خلاف ہو یا جس سے ہم

تکلیف میں پڑیں

ابھی چند سال گزرے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے "بدرسوم کے خلاف جہاد" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اپنی پیاری جماعت کو متنبہ فرمایا:-

"میں ہر گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف اعلان جہاد کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانا بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کر پھینک دیا جائیگا جس طرح دودھ سے مکھی پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تدبیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو۔ اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تب بھی وہ سودا مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

حضور کے یہ الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں احساس ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نیک اور پاک اور مقرب بندے تو ہمیشہ سے تلقین کرتے چلے آ رہے ہیں۔ قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خلفاء و بزرگان کے اقوال اس قسم کی زریں ہدایات سے بھرے پڑے ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہمارے اندر احساس اور توجہ پیدا ہو اور ہم میں ہر ایک اپنی قوت عمل کو تیز کرے اور ہم حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ کیونکہ:-

"خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۱۲)

○

تعزیتی قرارداد

ایک ہنگامی اجلاس میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ نے مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی:-

"ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے والد بزرگوار حکیم محمد صدیق صاحب مورخہ ۲۵/۳/۷۰ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

مرحوم موصی تھے اور پیدائشی احمدی تھے تاہم آپ کو ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی زیارت اور دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

مرحوم بے شمار خوبیوں اور اخلاق فاضلہ کے مالک تھے۔ تبلیغ کا آپ کو جنون کی حد تک جذبہ تھا۔ حد درجہ ملنسار۔ خلیق۔ حلیم الطبع، سادہ مزاج۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ایمان افروز چشم دید واقعات گھنٹوں تک بیٹھ کر ملنے جلنے والوں کو سنایا کرتے تھے۔ قبل جماعت میں آپ کو خاص مہارت اور ملکہ تھا اور پاک و ہند کی زمین پر سینکڑوں بندگان خدا کی خدمت کا موقع اس فن کے ذریعہ سرانجام دیا۔

ہم ممبران مجلس مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے خدا کے حضور دعا گو ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۵ سال پہلے ٭ ۶ مئی ۱۹۳۵ء

تحریک جدید کے مجاہدین کا پہلا قافلہ بیرونِ ملک روانہ ہوا

سنگاپور کے لئے پہلے مبلغ مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی تاریخی قربانیاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے شاندار الفاظ میں مولوی صاحب کا ذکرِ خیر

۶ مئی ۱۹۳۵ء کا دن تاریخِ احمدیت میں ایک تاریخی اہمیت کا حامل دن ہے کیونکہ اس روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ آسمانی تحریک یعنی تحریکِ جدید کے تحت دینِ حنیف کے مبلغین کا پہلا قافلہ ہندوستان کے باہر کے ممالک میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ اس آسمانی تحریک کے ان پہلے مجاہدین کی تعداد تین تھی۔ ان کے نام

۱۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز
۲۔ صوفی عبدالغفور صاحب اور
۳۔ صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز تھے

ان میں سے مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور گئے، صوفی عبدالغفور صاحب چین گئے اور صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز دینِ حق کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جاپان روانہ ہوئے۔ ان تینوں مجاہدین نے سالہا سال کام کر کے ان ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ حق کی بنیادیں رکھیں جن پر بعد میں مخلصینِ جماعت کے کارہائے نمایاں کی شکل میں خدمت و فدائیت کے کئی سربفلک محل تعمیر ہوئے۔

مولانا غلام حسین صاحب ایاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سنگاپور، ملاکا اور پینانگ کی ریاستوں کے لئے مولانا غلام حسین صاحب ایاز کو روانہ کیا۔ اس مضمون میں صرف مولوی صاحب کا ہی ذکر ہے روانگی کے وقت آپ کو صرف سفر کے اخراجات دیئے گئے۔ آپ ایک لمبے عرصے تک خود آمد پیدا کر کے گذارہ کرتے رہے اور بہت سی مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود مجنونانہ رنگ میں دینِ متین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے۔ آپ کی کوششوں کا پہلا ثمرہ حاجی جعفر صاحب بن حاجی دانتار صاحب تھے جو جنوری ۱۹۳۷ء میں آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوشِ احمدیت ہو گئے۔ مولانا موصوف کی تبلیغی مہم کے دوران ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگِ عظیم شروع ہو گئی اور مولانا کا رابطہ قادیان سے بالکل کٹ گیا۔ یہ حالات ان کے لئے انتہائی صبر آزما تھے کیونکہ جاپانیوں نے ان ممالک پر قبضہ کر لیا تھا اور آپ بڑی دلیری سے جاپانیوں پر تنقید کیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے آپ پر بے انتہا سختیاں کی گئیں۔ ان مصائب، تکالیف اور صحت کی خرابی کی وجہ سے آپ کے سر اور داڑھی کے قریباً سب بال چند سال کے اندر اندر سفید ہو گئے۔ آپ نے اس سلسلے میں بعد ازاں بتایا کہ

"اس زمانہ میں بڑی رقت اور گداز سے دعائیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا مجھ سے یہ سلوک تھا کہ اکثر دفعہ بذریعہ کشف اور الہام دعا کی قبولیت اور آئندہ کامیابی کے متعلق مجھے بشارات مل جاتی تھیں۔ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ کی برکت تھی"

اس سلسلے میں مکرم محمد نصیب صاحب عارف کی شہادت قابلِ ذکر ہے جو کہ جنگی قیدی بن کر سنگاپور گئے اور واپس آ کر انہوں نے بتایا کہ

"سنگاپور کے مبلغ مولوی غلام حسین ایاز بھی ان پُرجوش مجاہدین میں سے ایک ہیں جن کا قابلِ رشک اخلاص اور تبلیغی انہماک ایک والہانہ رنگ رکھتا ہے۔ جاپان کے گذشتہ ساڑھے تین سال تک ملایا پر قبضہ کی وجہ سے جناب مولوی صاحب کی مساعیٔ جمیلہ جماعت کے سامنے نہیں آسکیں۔۔۔ مولوی صاحب موصوف گذشتہ دس سال سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سنگاپور میں مقیم ہیں اور تحریکِ جدید کے ابتدائی مجاہدین میں سے ایک ہیں اور تبلیغ کے ساتھ اپنے اخراجات کے لئے بھی آپ صورت پیدا کرتے ہیں۔ صرف پہلے چھ ماہ کا خرچ دفتر تحریکِ جدید نے دیا تھا۔"

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۲۰۵)

مولوی صاحب کی مساعیٔ جمیلہ اور تاریخی قربانیوں کا ذکر تاریخ احمدیت جلد ہشتم میں موجود ہے یہاں پر صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کا ذکر کیا جاتا ہے جس میں حضورؓ نے مولوی صاحب موصوف کی قربانیوں کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا۔ حضورؓ نے فرمایا:۔

"ملایا میں یا تو یہ حالت تھی کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات کو مار مار کر گلی میں پھینک دیا اور کتے ان کو چاٹتے رہے اور اب یا جو لوگ ملایا سے واپس آئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ اچھے اچھے مال دار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ستر آسی کے قریب دوست احمدی ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء صفحہ ۱۳)

مولوی صاحب موصوف پہلی دفعہ ۱۵ سال کے بعد پاکستان واپس آئے۔ اس وقت تقسیم ہو چکی تھی اور ربوہ میں نیا مرکز قائم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ کو ۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو دوبارہ سنگاپور بھجوایا گیا۔ آپ کچھ عرصہ سنگاپور میں متعین رہنے کے بعد بورنیو میں متعین کئے گئے اور بورنیو میں ہی تبلیغِ حق کے دوران معمولی سی علالت کے بعد ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت

بیرونِ ملک تبلیغ کے لئے جانے والوں کا خدا تعالیٰ خود کس طرح حامی و ناصر ہوتا ہے، اس سلسلے میں متعدد ایمان افروز واقعات سے تاریخ احمدیت کے صفحات روشن ہیں۔ مولانا غلام حسین صاحب ایاز کے بارے میں بھی ایسا ہی ایک واقعہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۲۰۶ میں محفوظ ہے۔ مکرم محمد نصیب صاحب عارف لکھتے ہیں:۔

"سنگاپور میں لڑائی کے دوران میں مولوی صاحب کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک خاص نشان دکھایا۔ گولہ باری کے ایام میں مولوی صاحب نے لوگوں سے کہہ دیا کہ آپ میرے گھر میں بمباری کے وقت آجایا کریں۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اس خطرناک وقت میں مولوی صاحب کے ارد گرد کے مکانات کو کافی نقصان پہنچا اور کافی لوگوں کی اموات ہوئیں مگر آپ کا گھر محفوظ رہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیش گوئی کہ "آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے" برابر پوری ہوتی رہی۔ پھر ایک اور تائید اور خدائی مدد نازل ہوئی کہ ایک جاپانی افسر مولوی صاحب کے مکان کے سامنے موٹر سائیکل سے گر گیا۔ اس کو شدید ضربات آئیں۔ جناب مولوی صاحب اس کو اٹھا کر اپنے مکان میں لے گئے۔ تیمارداری اور مرہم پٹی کی اور اس کو اس کے کیمپ میں پہنچانے کا بندوبست کیا۔

باقی صفحہ ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کے متعلق
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:-

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے۔ وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے تحت خرچ کریں اس طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء صفحہ ۳)

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں جماعت کے تعلیم یافتہ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ آنے والے موسم گرما کی تعطیلات کے دوران وقف عارضی کے لئے اپنے نام پیش کر کے عند اللہ اجر حاصل کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مطالعہ کتب

ماہ مئی ۱۹۸۰ء ہجرت میں خدام کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "غلطی کا ازالہ" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ فرما دیں۔

مقالہ نویسی

عنوان:- غزوہ احزاب، حجم ۱۰ ہزار الفاظ۔

نقد انعامات:- اوّل ۷۰۰/- روپے، دوم ۵۰۰/- روپے، سوم ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ وصولی:- ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس

فضل عمر درس القرآن کلاس میں شمولیت کرنے والی تمام طالبات کے لئے ضروری ہے کہ وہ پردہ کا احترام کرتے ہوئے برقع پہن کر آئیں نیز اگر لڑکیوں کے رشتہ دار ربوہ میں رہتے ہوں اور وہ ان کے گھروں میں جانا چاہتی ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھ کا لکھا ہوا اجازت نامہ لے کر آئیں۔ کسی لڑکی کو جس کے پاس اس کے والد یا گارڈین کا اجازت نامہ نہیں ہوگا باہر جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہاں جو ٹھہرنا ہی رشتہ داروں کے ہاں چاہتی ہوں وہ بے شک وہاں ٹھہریں۔ چارپائیوں کا انتظام مشکل ہے اس لئے تو شک یا گدا ساتھ لائیں تاصفوں اور چٹائیوں پر بچھا کر سو سکیں۔ ہر لجنہ کی عہدیداران ان اعلانات کو بچیوں اور ان کی ماؤں تک پہنچا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گھر انوں میں اپنا تعلق اور مقام پیدا کیا خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے خاص عقیدت رکھتی تھی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا، بیٹی، پوتا، نواسیاں اور نواسے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سید عبدالرحمان شاہ میرپور متھیلو (سندھ))

جنّت کی بشارت

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تعمیر مساجد میں حصہ لینے والوں کے لئے جنت کی بشارت دی گئی ہے چنانچہ مقام مسرت ہے کہ احمدی خواتین و حضرات اس طرح از خود ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ بعض لجنات اس نیکی میں تواتر سے حصہ لیتی ہیں۔ مثلاً

اس کی ایک نیک مثال لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی کی ہے ان کی صدر صاحبہ مکرمہ بیگم صاحبہ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے جو پہلے بھی اس ثواب میں نہ صرف خود بلکہ اپنے حلقہ کی دیگر بہنوں اور بچیوں سمیت حصہ لیتی رہتی ہیں حال ہی میں پھر دو صد روپیہ جمع کر کے تعمیر مساجد کی مد میں جمع کروایا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی یہ نیک مثال دوسری لجنات کے لئے بھی تحریک کا باعث ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ
سالانہ رپورٹ کارگذاری لجنات شائع ہو گئی ہے

سالانہ رپورٹ اردو کارگذاری لجنات ۷۹-۱۹۷۸ء بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر جلسہ سالانہ پر شائع نہ ہو سکی تھی اب شائع ہو گئی ہے لجنات و ناظرات مرکزیہ کو خط لکھ کر بذریعہ ڈاک منگوا لیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم طاہر احمد صاحب ظفر گولڈ سٹیج گول بازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں غلام اللہ اسلم صاحب مرحوم ۵۹۹۸ء وفات پا گئے ہیں قطعہ ۲۱/۲ واقع محلہ دارالصدر شمالی ربوہ میں سے ایک کنال والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) زینب بیگم بیوہ (۲) کریم احمد صاحب (۳) ناصر احمد صاحب (۴) صادق احمد صاحب (۵) ظفر اللہ خان صاحب پسران (۶) بشریٰ بیگم صاحبہ، (۷) حمیدہ بیگم صاحبہ (۸) امۃ الرؤف صاحبہ دختران۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۲۱/۲ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

وارثان میں سے کوئی مدعی نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ عائشہ بی بی زوجہ سید محمد شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲۳/۴/۸۰ کو بعد نماز مغرب اپنے مولائے حقیقی کو جا ملیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر نوے برس تھی۔ مرحومہ للوڑی کلاں ضلع لدھیانہ کی رہنے والی تھیں اور اس وقت اپنے داماد سید جماعت علی شاہ صاحب کے پاس مقیم تھیں۔ آپ ۱۹۳۰ء میں اپنے گھر انے میں اکیلی احمدی ہوئیں بچپن سے ہی صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد روحانیت و عبادت میں خاص ترقی حاصل کی۔ عمر بھر میں اعلیٰ درجہ کا توکل دکھایا۔ چھوٹی عمر ہی میں آپ کے آٹھ بچے فوت ہوئے مگر اس جانکاہ آزمائش میں بھی صبر اور ثابت قدمی سے راضی برضائے مولا رہیں۔ ۱۹۳۷ء میں وصیت کرتے ہی اپنا سارا زیور بیچ کر حصہ جائداد وغیرہ ادا کر دیا ۱۹۴۵ء میں ہمارے والد صاحب کی وفات کے بعد ۳۵ سال کا طویل عرصہ بیوگی صبر و شکر کے ساتھ گذارا۔ بیسیوں غیر از جماعت بچیوں کو اپنے گھر میں قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ ربوہ میں ۲۶ سالہ قیام کے دوران اپنے اخلاق اور حسن سلوک سے اکثر مرحومہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۵ (تاریخ احمدیت کا ایک ورق)

اس پر وہ جاپانی افسر مولوی صاحب کو اپنی طرف سے پروانہ دے گیا کہ آپ سنگاپور میں جس طرح چاہیں رہیں، آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔"

"جناب مولوی صاحب کو ایک عرصہ گھر سے جدا ہوئے ہو گیا ہے مگر چلتے وقت جب ہم نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں تو آپ نے فرمایا، "حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی یہاں سے ہلانا اپنے لئے معصیت سمجھتا ہوں۔ آپ نے احمدی دوستوں کی واپسی پر انہیں اتنا بھی نہ کہا کہ فلاں پیغام میرے گھر والوں کو پہنچا دینا بلکہ کہا تو یہ کہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو میرا سلام دینا اور یہاں کی ملغی مساعی کے لئے دعا کی درخواست کرنا۔"

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۲۰۷)

مرتب: یوسف سہیل شوق ربوہ

دعائے مغفرت

عزیزم نذیر احمد خان پسر چوہدری گیلانی خان مرحوم سابق ذیلدار بہرام (مشرقی پنجاب) آٹھ اور نو اپریل ۱۹۸۰ء کی درمیانی رات کو ہارٹ اٹیک سے سوتے ہوئے وفات پا گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم محکمہ فوڈ گرین میں سابق اے۔ ایف۔ سی تھے اور اب اپنا کاروبار کر رہے تھے۔ مرحوم اپنے مرحوم بھائی بشیر احمد خاں کی بیوہ، پانچ بچیوں اور تین بہنوں کے بھی کفیل تھے۔ اس کے علاوہ ایک بیوی اور تین بچے چھوڑے ہیں۔ بڑے بچے کی عمر سات سال ہے۔ جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرماویں اور اُن کے پسماندگان کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو صبر جمیل دے اور ان کا خود کفیل اور نگہبان ہو۔ لاہور میں ان کا پتہ S/8 کرشن نگر اسلام پورہ گلی ۱۱۱ متصل پرانا بوچڑ خانہ بخانہ چوہدری نذیر احمد خان ہے

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری نور احمد صاحب چیمہ ایک عرصہ سے بعارضہ شوگر علیل ہیں۔ احباب کی دعاؤں سے نسبتاً کافی افاقہ ہوا ہے لیکن تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (منور احمد چیمہ چک ۸۸ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا)

۲۔ میں آج کل اپنے شاہدرہ والے مکان کے سلسلہ میں پریشان ہوں چند مشکلات درپیش ہیں۔ بزرگان و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد مشکلات دور کر دے۔ آمین۔

(محمد ظہیر الدین احمد۔ جی ٹی ایس بک سٹال۔ لاہور)

۳۔ نرگس سلطانہ میٹرک کے امتحان میں کامیابی کے لئے سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔

۴۔ تمام بہن بھائیوں کی خدمت میں التجا ہے کہ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ غیبی امداد سے مشکلات اور مصائب سے جلد از جلد نجات دے کیونکہ ظاہری طور پر تو کوئی صورت نہیں کہ مسئلہ حل ہو سکے۔

(نرگس زاہدہ شاہدہ اف لاہور)

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج ناوار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳۶)

مکرمہ مریم نصرت مولوی رضا صاحبہ			
دختر ایم۔ ایم نذیر احمد صاحب	کراچی	۱۰۰،۰۰	روپے
مکرم فضل دین صاحب	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ بیگم نصرت ممتاز صاحبہ	"	۱۰،۰۰	"
" " انوار ملک صاحب	"	۱۰،۰۰	"
" آپا سلیمہ بیگم سیٹھ محبوب علی صاحب	"	۳۰،۰۰	"
" مجیدہ قیوم صاحبہ	"	۵۰،۰۰	"
" شاہانہ حفیظ صاحبہ	"	۱۵۰،۰۰	"
مکرم جمیل احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
" سید خرم وقار صاحب	"	۱۱،۴۰	"
" میجر ڈاکٹر منیر احمد خالد صاحب	"	۳۰،۰۰	"
" عبد الحکیم خان صاحب	"	۴۰،۰۰	"
" ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۳۰،۰۰	"
مکرمہ زکیہ خانم صاحبہ	"	۲۰،۰۰	"
" والدہ چوہدری فیاض احمد محمد علی صاحب سوسائٹی			
مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ بہاول نگر			
" مفتی محکم الدین جنوئی صاحب	حیدر آباد		
" چوہدری غلام قادر صاحب	"		
" محمد رشید صاحب انجینئر سوئی گیس	"		
مکرمہ افتخار بیگم صاحبہ	"	۱۰۰،۰۰	"
مکرم نعمت اللہ خان جنوئی صاحب	"	۶۰،۰۰	"
" نعیم اللہ خان صاحب ایل، ایم، ایس	"	۱۰،۰۰	"
مکرمہ والدہ میر نور احمد صاحب	"	۲۵،۰۰	"
مکرم پیر مبارک احمد صاحب ٹالیر	"	۱۰،۰۰	"
" " منیر احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
" سعد بن ظریف صاحب	"	۵۰،۰۰	"
" چوہدری فضل احمد صاحب	"	۱۳،۰۰	"
مکرمہ سلیمہ بیگم نعیم احمد چوہدری صاحب	"	۲۰،۰۰	"
مکرم مرزا مبارک احمد صاحب	"	۲۱،۰۰	"
" ملک سرفراز احمد صاحب	"	۱۰،۰۰	"
" پروفیسر مصباح الدین صاحب	"	۱۰،۰۰	"
" چوہدری محمد اکرم صاحب	"	۵۰،۰۰	"
" محمد رشید بھٹی صاحب	"	۱۰،۰۰	"
" چوہدری تنویر احمد صاحب	"	۲۰،۰۰	"
" مظہر احمد گوندل صاحب	"	۱۰،۰۰	"
" چوہدری شفیق اختر صاحب ملتان روڈ لاہور		۱۰۰،۰۰	"
" غلام احمد صاحب چک ۸۸ شمالی سرگودھا		۶۰،۰۰	"
" افسر امانت تحریک جدید مجانب مرزا محمد عثمان صاحب		۴۰،۰۰	"
مکرمہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ		۱۰،۰۰	"
مکرم ملک عبد الرب صاحب گولبازار ربوہ		۵۰،۰۰	"
" چوہدری عبد العزیز صاحب دار العلوم غربی ربوہ		۱۰،۰۰	"
" پروفیسر محمد ابراہیم ناصر صاحب دار الصدر شمالی ربوہ		۲۰،۰۰	"
" ونگ کمانڈر منیر احمد صاحب کیمبل پور		۲۰،۰۰	"
" ٹھیکیدار عبد القیوم صاحب کالا گجران ضلع جہلم		۵۰،۰۰	"
مکرمہ رسول بی بی زوجہ مستری اللہ رکھا صاحب گھوجیلی ضلع شیخوپورہ		۲۰،۰۰	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفۂ وقت کی خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم حضورؒ کو اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی۔ ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

تقریب رخصتانہ

مکرم برادرم طاہر مہدی امتیاز احمد (مربی سلسلہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ) ابن چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ طیبہ اکبر صاحبہ بنت چوہدری علی اکبر صاحب سابق ناظر تعلیم باب الابواب کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۶ بجے کو مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ ۱۵ بروز جمعرات عمل میں آئی اور دعوت ولیمہ ۲ کو ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں

چوہدری خوشی محمد شاکر مربی سلسلہ عالیہ خوشاب ضلع سرگودھا

اعلان نکاح

پسرم عزیزم ڈاکٹر سلیم احمد طاہر ایم۔ ڈی امریکہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ ڈاکٹر کشور آراء ایم بی بی۔ ایس دختر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی حال مقیم نائیجیریا بعوض مبلغ ۸۰۰ روپے حق مہر احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۲۳/۴/۸۰ کو مکرم و محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے فرمایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب و مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

عبدالرؤف بیت الرؤف فیکٹری ایریا ربوہ

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

یاد رکھئے ۲۳ مئی اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات کا دن ہے۔ جوں جوں یہ قریب آ رہا ہے۔ اسی زور و شور سے تیاری جاری رکھے۔ اور جملہ اطفال کو ان امتحانات میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ

سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر الفضل)

۱۰ مئی / ہجرت ـــــ آخری تاریخ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ حصہ جائیداد۔ زکوٰۃ، شکرانہ، فطرانہ (صدقہ) وغیرہ کی رقوم ربوہ میں داخل خزانہ کرانے کے لئے آخری تاریخ ۱۰ مئی / ہجرت مقرر فرمائی ہے۔ عہدہ داران کو چاہئے کہ اس وقت تک وصولی کے لئے اپنی کوشش جاری رکھیں اور جملہ وصول شدہ رقوم ۱۰ مئی کو دوپہر ۱۱ بجے تک ربوہ میں داخل خزانہ کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۶ تا ۳۰ مئی ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدین اس سلسلہ میں کوشش کریں اور مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیرت حضرت عبدالرحیم صاحب نیرؔ

خاکسار کے ذمہ مقالہ بعنوان "سیرت حضرت عبدالرحیم نیرؔ صاحب" ہے۔ جن احباب کو حضرت مولانا صاحب مرحوم سے متعلق کچھ علم ہو ان سے گزارش ہے کہ اپنی معلومات سے خاکسار کو مستفید فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار: نعمت اللہ بشارت جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

درخواست دعا

(۱) میرے والد چوہدری محمد حیات صاحب مانگٹ آف مانگٹ اونچے پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ دایاں پہلو متاثر ہے۔ سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے

چوہدری خضر حیات مانگٹ

(۲) عاجز کو کچھ عرصہ سے پریشانی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ اور ہر قسم کے امتحان اور شر سے محفوظ رکھے

صالح محمد ربوہ

دھوپ اور نظر کی عینکوں کا مشہور مرکز
بارعایت اور معیاری چشمے
حاصل کریں۔
سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس
بانو بازار سیالکوٹ فون ۵۷۱۴

معیاری ادارہ
معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔
نظر کا معائنہ مفت۔
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵